جس قدر خون بہایا گیا، اُن میں سے چند ہزار واقعات بھی اکٹھے کر لیے جائیں تو آنے والی نسلیں اُس ظلم و ستم کو یاد رکھ سکیں گی جو ہندوؤں اور سکھوں نے نہتے مسلمانوں پر کیے۔ مظالم کی ہلکی سی جھلک علامہ شبیر احمد عثمانی، محمد حسن عسکری اور مصنف کے پیش لفظ میں جھلکتی ہے۔

ایم اسلم نے اِس انقلابِ عظیم اور عظیم الشان قربانی کی لازوال داستان کو ناول کی صورت میں مرتب کر دیا ہے۔ اِس ناول کی ایک ایک سطر سے حقیقت ٹپکتی ہے، محسوس یوں ہوتا ہے کہ ناول نگار نے ہجرت کے عمل کو نہ صرف بہ نظر غائر دیکھا بلکہ اُس کرب کو براہِ راست محسوس کیا جو بیٹی کے اُٹھا لیے جانے، بیٹے کے قتل کیے جانے اور پورے خاندان کو موت کے گھاٹ اُترتے ہوئے دیکھنے والے کو محسوس ہوتا ہے۔ اکیسویں صدی کا پاکستان، ۱۹۴۷ء کی تقسیم کو فراموش اور ۱۹۷۱ء کے سانحے کو کتابوں میں دفن کر چکا ہے اور 'پسندیدہ قوم' سے تعلقات بڑھانے کی جستجو میں سرگرمِ عمل ہے۔ ایم اسلم کا ناول، یقیناً ہمیں اپنے ماضی سے جوڑے رکھے گا۔ اِس کی طبع اوّل کا تذکرہ نہیں ہے۔ اس ناول کو ہر نوجوان کی دست رس اور ہر لائبریری میں ہونا چاہیے۔ (محمد ایوب منیر)

بنگلہ دیش اور ارکانی مہاجرین، مولانا محمد صدیق ارکانی۔ ناشر: جمعیت خالد بن ولید، الخیریہ، ارکان، میانمار (برما)۔ برائے رابطہ: مولانا عنایت اللہ، کراچی۔ فون: ۰۳۲۱-۲۲۶۸۰۹۴۔ صفحات: ۶۰۔ قیمت: درج نہیں۔

میانمار (برما) کے ایک مسلم اکثریتی صوبہ ارکان کے مسلمان عرصۂ دراز سے حکومتی مظالم کے شکار ہیں اور انسانیت سوز مظالم سے تنگ آ کر بنگلہ دیش ہجرت پر مجبور ہیں۔ مصنف کو مولانا تنویر الحق تھانوی کے ہمراہ انٹرنیشنل اسلامک کانفرنس میں شرکت کے لیے بنگلہ دیش کے سفر کا موقع ملا۔ انھوں نے ارکانی مہاجرین کے خستہ حال کیمپوں کا بھی دورہ کیا اور جس کسمپرسی کے عالم میں ارکانی مسلمان رہ رہے ہیں ان کا تذکرہ کیا ہے اور تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ بنگلہ دیشی حکومت کا رویہ بھی مناسب نہیں۔ مصنف کے بقول: دیگر مسائل کے علاوہ ارکانی خواتین کو کیمپوں سے لے جا کر فروخت کر دیا جاتا ہے۔ عیسائی تنظیمیں بھی سرگرم ہیں۔ اب تک ۲ ہزار سے زائد ارکانی مہاجرین کو مغربی ممالک منتقل کیا جا چکا ہے۔ افسوس کہ مسلم ممالک اپنا کردار ادا نہیں کر رہے۔ اس کے علاوہ بنگلہ دیش سے متعلق بنیادی معلومات اور دینی مدارس کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔ (امجد عباسی)